محترمہ صدر صاحبہ!

معززین

خواتین و حضرات!

اسلام و علیکم

میں محترمہ Maria Fernanda Espinosa Graces کو جنرل اسمبلی کا صدر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔آپ کی رہنمائی میں یقیناً اس اسمبلی کو اہداف کے حصول میں تقویت ملے گی۔

جناب Meeroslav Laijack کی گزشتہ سیشن کی خوش اسلوب رہنمائی بھی قابل تحسین ہے۔

ہم معترف ہیں سیکریٹری جنرل Antonio Guterres کی بے مثل قیادت کے جس کی بدولت آج اقوام متحدہ کا ادارہ ایک نئے ولولے کے ساتھ ایک نئی جہت کی طرف گامزن ہے۔

اس موقع پر میں سابق سیکریٹری جنرل کوفی عنان صاحب کے انتقال پر دلی افسوس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔آنجہانی کوفی عنان کی اقوام متحدہ کو اکیسویں

صدی کے تقاضوں سے روشناش کرانے اور عالمی امن کے قیام کے لئے گراں قدر خدمات ہیں، جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

جناب صدر

دو ماہ قبل پاکستان کے عوام نے اپنا جمہوری حق استعمال کرتے ہوئے ووٹ دیا تبدیلی کو، اصلاح پسندی کو، اور امور سلطنت کی انجام دہی کے عمل میں بہتری کو۔

انہوں نے ایک ایسے پاکستان کے حق میں فیصلہ سنایا جو پر اعتماد بھی ہے اور دردمند بھی، جو باوقار بھی ہے اور بےباک بھی، جو امن پسند بھی ہے اور اصولوں کا پاسدار بھی۔

ایک ایسا مضبوط پاکستان جو علاقائی ممالک اور عالمی برادری کے ساتھ برابری اور باہمی عزت ووقار کی بنیاد پر تعلقات استوار کرے گا۔ جو عالمی تنازعات کے حل اور مشترکہ مفادات کے حصول کیلئے کوشاں رہے گا۔ اور جو نظریاتی یگانگت، عہدوں کی پاسداری اور اقوام عالم کے ساتھ مل کر نئی جہتوں کی تلاش اور نئے اہداف کے تعین میں کوشاں رہے گا۔

لیکن یہ پاکستان ہرگز اپنے قومی مفادات، ریاستی آزادی اور خودمختاری اور عوام اور ملک کی سلامتی اور تحفظ پر کسی قسم کی سودے بازی کا متحمل نہیں ہے۔

میں آج آپ سے مخاطب ہوں ایک ترقی پذیر ملک کے ترجمان کی حیثیت سے، جس کی حکومت کی اولین ترجیح ہے عوام کی فلاح۔

اور جو پائدار امن اور ترقی کے لئے علاقے اور وسیع تر دنیا میں شراکت داری کے لئے متحرک ہے۔

وزیر اعظم عمران خان کی قیادت میں ہم نے اس نئے پاکستان کی ایک نئے Vision کی داغ بیل ڈال دی ہے۔

جناب صدر

آج دنیا ایک دوراہے پر کھڑی ہے۔ وہ بنیادی اصول جن پر عالمی نظام قائم ہے، متزلزل دکھائی دیتے ہیں۔ Protectionism Populism اور Isolationism کی قوتیں غالب نظر آتی ہیں۔ یہ ایک باعث افسوس امر ہے کہ

برداشت کی جگہ نفرت، منطق کی جگہ قیاس اور قائدے قانون کی جگہ اندھی، بے لاگ طاقت کی عمل داری ہوتی جارہی ہے۔

جہاں دنیا میں ضرورت ہے نئی راہیں، نئے راستے متعین کرنے کی، وہاں رکاوٹیں کھڑی کی جارہی ہیں۔جہاں درکار ہیں دوستی کے روابط وہاں نظر آتی ہیں نفرتوں کی فصلیں۔ جہاں بازگشت کرتی ہیں آزادی کی صدائیں وہیں گونجتی ہیں جبر کی ندائیں۔

سامراجیت کی نئی شکلیں اور جہتیں پروان چڑھتی نظر آرہی ہیں۔

Multilaterlism اور Universality کی جگہ یک طرفہ اقدام، اور قانونیت کی جگہ Strategic اور کاروباری مصلحتیں اقوام عالم کی فیصلہ سازی پر اثرانداز ہورہی ہیں۔

تجارتی جنگ کے گہرے بادل اُفق پر نمودار ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی، ماحولیاتی تنزلی ،بیماریوں کے پھیلاؤ، بین الاقوامی جرائم کی روک تھام اور پائدار ترقی کی راہوں میں نئی مشکلات درپیش ہیں۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا، جناب صدر کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد رائج Idealism اور بین الاقوامی اتفاق رائے کی جگہ ایک مبہم عسکری سوچ نے لے لی ہے۔ یہ امر نہ صرف افسوس ناک ہے بلکہ عالمی امن عامہ کے لئے خطرناک بھی۔

جناب صدر

مشرق وسطی کے حالات بالخصوص باعث تشویش ہیں۔ تاریخی حل طلب تنازعات کے ساتھ ساتھ نئے تفرقات جنم لے رہے ہیں۔ علاقائی اور غیر علاقائی قوتوں کے متصادم مفادات پہلے سے موجود دراڑوں میں مزید ابتری کا باعث بن رہے ہیں۔مسئلہ فلسطین بھی اپنی جگہ موجود ہے۔

جناب صدر

ایسا محسوس ہوتا ہے کے عصرِ حاضر متلاشی ہے ایک قائد، ایک قائدے، ایک نظریے کا۔

ناموسِ رسالت کے معاملہ ہی کو لے لیجیے۔ جہاں دور حاضر میں دیگر اقوام اور مذاہب کی طرف افہام و تفہیم اور فراست و رواداری کے جذبات پائے جانے چاہیں۔ وہیں مہذب اقوام میں ایک بگڑتی ہوئی اور متعصّبانہ سوچ پروان چڑھتی نظر آرہی ہے۔

حال ہی میں مغرب میں پیغمبر اسلام ﷺ کے خاکے بنانے کے مقابلوں کا جو منصوبہ بنا، اُس سے تمام دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی۔ مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کو شدید ٹھیس پہنچی۔

ہم OIC اور اقوام متحدہ کے پلیٹ فارموں کی مدد سے ثقافتوں میں رواداری اور تہذیبوں میں مکالمے کے عمل کو فروغ دینے کے لیے دوست ممالک اور ہم خیال ساتھیوں کے شانہ بشانہ اس بڑھتی ہوئی اسلام دشمنی کا بھرپور مقابلہ کرتے رہیں گیں۔

جناب صدر،

اس سال کی جنرل اسمبلی کا موضوع نہایت مناسب اور بروقت ہے۔ یہ ہماری حکومت کی سوچ اور نظریے سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔

تبدیلی اور تغیّر کے اس سفر میں پاکستان اقوام متحدہ اور اس کے دیگر ادارہ جات کے ساتھ شراکت مزید مضبوط کرنے کا خواہاں ہے۔

ہم خیال ممالک کے ساتھ مل کر پاکستان سلامتی کونسل میں جامع اصلاح سازی کی حمایت کرتا رہے گا۔ ہم سلامتی کونسل کو مزید مضبوط، مزید جمہوری،

مزید شفاف اور مزید موثر دیکھنا چاہتے ہیں۔ پاکستان نئے استحقاق اور رسوخ کے مراکز کے قیام کی سخت مخالفت کرتا رہے گا۔ایسا کرنا جمہوریت کے تقاضوں اور اقوام‌متحدہ کے منشور کے بنیادی اصول یعنی اقوام عالم میں برابری کے متضاد ہوگا۔

جناب صدر

پاکستان، آزادی سے لے کر اب تک، اقوام متحدہ کے منشور کا پاسدار اور اسکا ایک فعال رکن رہا ہے۔ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان سلامتی کونسل کا سات، اور انسانی حقوق کونسل کا چار مرتبہ رکن رہا ہے۔ علاوہ ازین، ہمیں پانچ مواقع پر اقتصادی و سماجی کونسل کی صدارت کا شرف حاصل رہا ہے۔ یہ عالمی برادری کا پاکستان پر اعتماد کا اظہار ہے۔

ہم نے ہمیشہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ایشیائی اور افریقی اقوام کے حق خودارادیت کی حمایت کی اور آزادی کے حصول میں مدد دی۔

اس سال جب ہم جناب نیلسن منڈیلا MADIBA کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں تو ہمیں ان اعلیٰ اقدار کی تجدید کرنی چاہیے جن کی خاطر اس عظیم لیڈر نے بیش بہا قربانیاں دیں۔اُن کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ

ہے، اُن کی آزادی،انسان دوستی، انسانی وقار اور احترام اور برابری کی خاطر جدوجہد کو ترویج دینا۔

جناب صدر

پاکستان اقوامِ متحدہ کے Peacekeeping Operations میں حصہ لینے والے ممالک میں سرِفہرست ہے۔

پاکستانی Blue Helmets نے عالمی امن کی خاطر دنیا کے چاروں کونوں میں اپنی جانوں کے نذرانے دیے۔ ہمیں ان قربانیوں پر فخر ہے۔

UNMOGIP کی صورت میں پاکستان اقوامِ متحدہ کے سب سے پرانے Peackeeping Mission کا میزبان بھی ہے۔

ہم UNMOGIP کی Line of Control پر جنگ بندی کی نگرانی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جناب صدر

پاکستان اُس خطہءِ عرض پر قائم ہے جہاں نو آبادیاتی نظام اور سرد جنگ نے اپنے گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔

پاکستان ہندوستان کے ساتھ برابری اور احترام کی بنیاد پر رشتے اسطوار کرنے

کا خواہاں رہا ہے۔ ہم مربوط اور سنجیدہ مذاکرات کے ذریعے تمام تنازعات کا حل چاہتے ہیں۔

پاکستان ہندوستان کی متوقع ملاقات یہاں اقوام متحدہ میں ایک اچھا موقع تھا، تمام معاملات پر بات چیت کرنے کا۔ اپنے منفی رویہ کی وجہ سے مودی حکومت نے یہ موقع تیسری مرتبہ بھی گنوا دیا۔

انہوں نے فوقیت دی سیاست کو امن پر۔ انہوں نے ایسی ڈاک کی ٹکٹوں کا عذر بنایا جن کا اجراء مہینوں پہلے ہوا تھا، اور جو ایک کشمیری سرگرم کارکن اور pellet Gun کے متاثرین کی قربانیوں کا عکاس تھیں۔

یہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے جنوبی ایشیاء کے دیرینہ مسائل حل ہوسکتے ہیں اور خطہ صحیح معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتا ہے۔

مسئلہ جموں وکشمیر کا حل نہ ہونا خطے میں پائدار امن کی راہ میں سب سی بڑی رکاوٹ ہے۔ ستر سال سے یہ مسئلہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر موجود

ہے۔

جنوبی ایشیا میں امن، اُس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک مسئلہ جموں وکشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد اور کشمیری عوام کو حقِ رائے دہی نہ دیا جائے۔

ستر برس سے یہ مسئلہ انسانیت کے ضمیر پر ایک بدنما داغ ہے۔

سات دہائیوں سے مقبوضہ جموں وکشمیر کے عوام حق خودارادیت کی خاطر بیہمانہ ریاستی ظلم و جبر اور انسانی حقوق کی پامالی سہتے آرہے ہیں۔

پاکستان اقوام متحدہ کے High Commissioner برائے انسانی حقوق کی جانب سے شائع کردہ حالیہ رپورٹ کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اس رپورٹ نے دہائیوں سے چلے آرہے ہندوستان کے ریاستی جبر کے مکروہ چہرے کا پردہ فاش کردیا ہے۔ یہ مقبوضہ جموں وکشمیر میں بھارتی افواج کے ہاتھوں ہونے والے مظالم اور انسانی حقوق کی پامالیوں کے حقائق سامنے لاتی ہے اور پاکستان کے موقف کی تصدیق کرتی ہے۔

اب دہشت گردی کی آڑ میں بھارت کشمیر میں منظّم قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری نہیں رکھ سکے گا۔

اس رپورٹ کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہم اس کی سفارشات پر جلد عمل درآمد کی گزارش کرتے ہیں۔ ایک آزاد Commission of Inquiry کا قیام جو کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تفتیش کرے اور ذمہ داروں کا تعین کرے، اب ناگزیر ہوگیا ہے۔ ہم آزاد جموں وکشمیر میں اس کمیشن کو خوش آمدید کہیں گے اور امید کرتے ہیں کہ بھارت بھی کمیشن کو تسلیم کرے گا۔

قابض افواج کی نہتے شہریوں پر درندگی سے بین الاقوامی توجہ ہٹانے کیلئے بھارت اکثر LOC پر جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتا آیا ہے۔ اگرچہ پاکستان نے کبھی تحمل کا دامن نہیں چھوڑا۔ تاہم بھارت کو ہمارے صبر کا امتحان نہیں لینا چاہیے۔ اگر ہندوستان LOC پر کسی بھی قسم کے حملے کی غلطی کرتا ہے یا محدود جنگ کے اپنے کسی منصوبے پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی تو اُسے پاکستان کی جانب سے بھرپور ردِعمل کا سامنا کرنا ہوگا۔

محترمہ صدر

جنوبی ایشیا میں Strategic Stability کافی عرصے اور کئی زاویوں سےغیر مستحکم ہے۔ کچھ طاقتوں کی جانب سے جدید اسلحے کی فراہمی، غیر منصفانہ اور غیر معتدل رویہ اور جارحانہ عسکری انداز فکر کی داغ بیل، اِس کی وجوہات میں شامل ہیں۔Nuclear Threshhold سے نیچے مہم جوئی کے خیالی پلاؤ پکائے جارہے ہیں۔

اس صورت میں پاکستان کے پاس اپنے دفاع کے لیے
Minimum Credible Detterence پر قائم رہنا ناگزیر ہے۔

ہم کچھ سالوں سے جنوبی ایشیاء میں Strategtic Restraint Regime کی حمایت کرتے آرہے ہیں۔

پاکستان ہندوستان کے ساتھ با مقصد
Risk Reduction،Confidence Building Measures اور اسلحے کی دوڑ کی روک تھام کے لئے بات چیت کے لئے تیار ہے۔

جناب صدر،

پاکستان ہمیشہ سے غربت میں کمی اور اقتصادی و سماجی بہتری میں علاقائی تنظیموں کے کردار کا حامی رہا ہے۔ تاہم جنوبی ایشیاء میں ایک ملک کی وجہ سے SAARC کی تنظیم کو غیر فعال بنا دیا گیا ہے۔ ہم ایک متحرک SAARC کے متمنی ہیں جو خطے کے عوام کی زندگیوں میں بہتری لا سکے۔

جناب صدر

افغانستان اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کافی عرصے سے بیرونی قوتوں کی عداوتوں، خلفشار، غلط اندازوں اور غلط فہمیوں کا نشانہ بنے رہے ہیں۔

یہ امر، کہ افغانستان کی سترہ سالہ جنگ عسکری ذراع سے نہیں جیتی جاسکتی اب ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ افغانستان میں داعش کی بڑھتی ہوئی عمل داری اور اثرورسوخ باعث تشویش ہے۔

جس کے مدنظر بامقصد مذاکرات اور قیام امن کی کوششوں میں تیزی کی ضرورت ہے۔

پاکستان افغان سرپرستی اور افغان قیادت میں ہونے والی تمام کوششوں کی بھرپور

حمایت کرتا رہے گا۔

پاکستان اور افغانستان نے حال ہی میں
Action Plan for Peace and Solidarity کو عملی جامع پہنایا ہے۔

یہ ایک مشترکہ لائحہ عمل ہے جس کے تحت دونوں ممالک باہمی دلچسپی کے تمام امور پر باضابطہ اور بامعنی بات چیت آگے بڑھا سکیں گے۔

پاکستان طویل ترین عرصے سے غیر ملکی پناہ گزینوں کی سب سے بڑی تعداد کی آماج گاہ بنا رہا ہے۔ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

ہماری فراغ دلی اور قربانیوں کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آج پاکستان سے کہیں زیادہ وسائل کے حامل ممالک پناہ گزینوں کو پناہ دینے سے گریزاں ہیں۔

پناہ گزینوں کے لمبے قیام کی وجہ سے آج افغانستان کی صورتحال کا براہ راست اثر پاکستان کی سیکیوریٹی پر ہوتا ہے۔ ہم افغان پناہ گزینوں کی جلد، باعزت اور رضاکارانہ وطن واپسی کے خواہاں ہیں۔

جناب صدر

گزشتہ سترہ برس سے پاکستان دہشتگردی کے خلاف نبردآزما ہے۔ ہم نے جان و مال کی بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ ہماری مسلح افواج کی انتھک کاروائیوں اور عوام‌الناس کی مکمل حمایت کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستان میں دہشت گردی کا زور ٹوٹ چکا ہے۔ ہم نے دو لاکھ افواج کی مدد سے دنیا کا سب سے بڑا اور کامیاب ترین دہشت گردی کے خلاف آپریشن کیا ہے۔ جس کی بدولت ہمارے شہروں اور قصبوں کی روشنیاں اور رونقیں لوٹ آئی ہیں۔

اپنے قومی مفاد میں National Action Plan کے تحت پاکستان دہشت گردی کے خلاف حکمت عملی پر قائم رہے گا۔

آج بھی ہمارا مشرقی ہمسایہ پاکستان کے خلاف دہشت گردی کی مالی مدد اور

معاونت کر رہا ہ

ہم چاہتے تھے کہ ہندوستان کے ساتھ تمام معاملات ،جس میں دہشت گردی بھی شامل ہے ،جو ہمارے شہروں اور قصبوں میں تشدد کا باعث ہے ،اور ہزاروں بے گناہ قیمتی پاکستانی جانوں کے ضیاع اس کا نتیجہ ہے۔

پاکستان نہیں بھولے گا پشاور سکول کے معصوم بچوں کے قتل عام کو ،مستونگ میں بدترین حملے کو ۔ان حملوں کے ذمہ داران کو ہندوستان کی پشت پناہی حاصل تھی ۔ہم کبھی نہیں بھولیں گے بھارتی سرزمین پر سمجھوتہ ایکسپریس کے حملے کو اور اسکے شکار بے گناہ پاکستانیوں کو۔

اور اب دیکھیں کس طرح اس کے ذمہ داران کو آزاد پھرنے دیا جا رہا ہے۔

ہم ان تمام واقعات کے ثبوت ہندوستان اور اقوام عالم کے ساتھ share کرنا چاہتے تھے۔ اقوام متحدہ کو پاکستان نے یہ ثبوت پہلے ہی فراہم کر دیئے ہیں ۔ پاکستان کی تحویل میں بھارتی بحریہ کے حاضر سروس کمانڈر کلبھوشن یادیو کی موجودگی اور اسکے فراہم کردہ ناقابل تردید ثبوت کے مطابق اس نے حکومت

ہندوستان کی ایما پر، پاکستان کی سرزمین پر دہشت گردی کی مالی معاونت اور منصوبہ بندی کی۔

یہ تو صرف ایک مثال ہے۔پاکستان کو ہر دم سامنا ہے ریاستی دہشت گردی اور انتشار کا جو ہمارے مشرقی ہمسائے کی مکمل پشت پناہی پر کی جا رہی ہے

ہندوستان نے اقوام عالم کی نظروں کے سامنے مقبوضہ کشمیر میں ریاستی دہشت گردی کو فروغ دیا ہے ۔یہ اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ مسئلہ اس کے ایجنڈے پر بدستور موجود ہے ۔اور یہ لمحہ فکریہ ہے، اقوام عالم کے لئے کیونکہ یہ انسانی حقوق کی پامالی کی زندہ مثال ہے، جہاں روزانہ انسان سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ،ان مظلوم لوگوں پر، جو کھڑے ہیں اپنے بنیادی حقوق کے لئے اور جابر اور قابض ہندوستانی افواج کے خلاف۔

یہ بھی اقوام عالم کے لئے باعث تشویش ہے کہ ہندوستان تمام ہمسائیوں کے خلاف دہشت گردی اور جارحیت کی پشت پناہی کر رہا ہے ۔

جناب صدر

دہشت گردیک ے مرض کی سب سے پرُاثر دوا فوری ثمرات دینے والی ترقی ہے۔

Belt and Road Initiative صحیح معنوں میں ایک آفاقی اور دوررس نتائج کا حامل منصوبہ ہے، جس کی مثال حالیہ وقتوں میں نہیں ملتی۔

پاکستان اور چین کے اشتراک سے بننے والا
China Pakistan Economic Corridor
پاکستان کی جغرافیائی اہمیت کو اقتصادی ثمرات میں تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔
اس کے ذریعے سے ہم مشرق وسطیٰ کو مغربی چین، اور وسط ایشیا کو سمندر تک،

راہداری دینے میں کامیاب ہونگے۔

جناب صدر

عصر حاضر میں درپیش مسائل کی روشنی میں اقوام متحدہ کی اہمیت میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوا ہے۔ اقوام متحدہ وہ مرکزی پلیٹ فارم ہے جہاں سفارتکاری اور گفت و شنید سے مسائل کا دیر پا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

اقوام عالم اور عام عوام میں اس کو تب تک قبولیت اور مقبولیت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ یہ ادارہ لوگوں کے مسائل کے حل میں معاون اور اکیسویں صدی کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہو جاتا۔

اِس سلسلے میں کچھ گزارشات پیش ہیں۔

ایک۔ اقوام عالم کے اندر اور مابین بڑھتے تفرقات کو مٹانے کیلئے Sustainable Development Goals کو ترجیحی بنیادوں پر عملی جامہ پہنانا ہو گا ۔ ہمیں امید ہے کہ اس ضمن میں سیکریٹری جنرل کی صدارت میں ہونے

والا حالیہ اجلاس معاون ثابت ہو گا۔

دو۔ کرپشن ایک سنگین جرم ہے۔ کرپشن کے مرتکب افراد اور ان کے سہولت کار دونوں مجرم ہیں۔حالیہ بین الاقوامی معاہدے اس ضمن میں ناکافی اور غیر موئثر ہیں۔ وقت آچکا ہے کہ لوٹی ہوئی دولت کو اس کے اصل مالکان یعنی عوام کو لوٹایا جائے اور کرپشن کے مرتکبین اور سہولت کاروں کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔

تین۔ Climate Change ایک سنگین عالمی مسئلہ ہے۔

Paris Agreement کو صنعتی مفادات کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیا جائے۔

اگرچہ Pollution میں پاکستان کا حصہ بہت کم ہے۔ تاہم پاکستان ماحولیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ممالک کی فہرست میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے ایک ارب درختوں کی شجرکاری کا منصوبہ پایہء تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اب حکومت پاکستان آئندہ پانچ سال میں دس ارب درختوں کی شجرکاری کا ارادہ رکھتی ہے۔

چار۔ اشیاء اور خدمات کی تجارت کا ایسا عالمی نظام جو قائدے اور قانون کی

بنیاد پرقائم ہو، مروّج کیا جائے۔ Nuclear Commerce کو بھی ویسے ہی قانون اور قائدے کا پابند کیا جائے۔ سیاسی اور تجارتی منافع کی خاطر پسندیدہ ممالک کے لئے قوانین میں تبدیلی اور ان ممالک کو قوائد اور ضوابط سے مستثناء قرار دینا ایک غیر منصفانہ عمل ہے۔

پانچ۔ Strategic اشیاء کی تجارت اور لین دین اور اس لین دین کے نظام کو چلانے والی تنظیمات کی رکنیت میں، شفافیت اور غیر جانبداری کی ضرورت ہے۔

چھ۔ عالمی معاہدوں کی حرمت کی پاسداری کی جائے۔ عالمی اور علاقائی استحکام کے لئے سیاست اور تجارت سے بالاتر ہو کر ایک ذمہ دارانہ اور مودبانہ رویہ

اختیار کرنا ضروری ہے۔

سات۔ Innovation اور ٹیکنالوجی ملکوں اور معاشروں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے غلط استعمال کی روک تھام، اور ضرورت مند ممالک تک آسان رسائی، دو متصادم مقاصد ہیں۔ گزارش ہے کہ ایسے عالمی ڈھانچے تشکیل دئے جائیں جو سائبر سیکیورٹی، مصنوئی

ذہانت، خود کار ہتھیار اور خلاء میں اسلحے کی دوڑ کی روک تھام کرسکیں۔

آٹھ۔ عصر حاضر میں جنگ، شورش، اور اقتصادی پسماندگی، ہجرت اور بڑے پیمانے پر انسانی نقل و حرکت کے اہم محرکات ہیں۔جس پر ایک عالمی مکالمے نے جنم لیا ہے۔ اس سلسلے میں
Global Compacts on Refugees and Migrationایک اہم قدم ہے۔
ان کے موثر ہونے کا اصل پیمانہ، معاہدوں کا عملی اطلاق ہو گا۔

جناب صدر

ہمیں یقین ہے کہ امن، تحفظ اور ترقی کے لئے عالمی اتفاق رائے ضروری ہے۔ امن اور بقاء کے ایک نئے دھانچے کا قیام مقصود بھی ہے اور قابل حصول بھی۔ پاکستان ان مقاصد کے حصول

اور فعال رکن کی حیثیت سے کردار ادا کرتا رہے گا۔

جناب صدر

آنے والا وقت پرُپیچ اور پرُخطر ہے۔ راستہ ان دیکھا اور راہیں غیرہموار ہیں۔ یہ

وقت متقاضی ہے گہری سوچ اور بچار کے ساتھ ساتھ اجتماعی عمل و حرکت کا۔ یہ متقاضی ہے صحیح معانوں میں ایک متحد، اقوام متحدہ کا۔

جناب صدر

وہ کشمیری بیوہ جس نے اپنا شوہر کھو دیا۔ وہ کشمیری بچہ جو Pellet Gun کی گولی سے اپنی آنکھ کی بینائی اور مستقبل سے محروم ہو گیا۔ وہ بے بس شامی باپ جو اپنے بچے کو ڈوبنے سے نہ روک سکا، وہ فلسطینی بچی جو روزانہ گُھٹ گُھٹ کر زندگی گزارتی ہے۔وہ پناہ گزین جو بہتر مستقبل کی تلاش میں اپنا سب کچھ گنوا بیٹھا۔ان سب کی نگاہیں اس ایوان پر مبذول ہیں۔

ہم انہیں مایوس نہیں کر سکتے۔آیئے ان اندھیروں کو امید کے اجالوں سے معمور کر دیں۔

شکریہ